ہنگامی طبی مراکز کے باہر ایمبولینسوں کی لمبی قطاریں، مریض گھنٹوں انتظار پر مجبور

ہسپتالوں میں گنجائش سے زائد مریض، عملے کی کمی اور ادویات کی قلت کا انکشاف

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ہنگامی طبی مراکز کے باہر ایمبولینسوں کی لمبی قطاریں، مریض گھنٹوں انتظار پر مجبور

ہسپتالوں میں گنجائش سے زائد مریض، عملے کی کمی اور ادویات کی قلت کا انکشاف

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

شہر کے بڑے سرکاری اسپتالوں کے باہر ہفتے کی صبح ایمبولینسوں کی لمبی قطاریں دیکھی گئیں۔ جناح میڈیکل کمپلیکس، سول اسپتال اور چلڈرن ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈز میں مریضوں کے لواحقین گھنٹوں انتظار کرتے رہے۔ کئی مریض فرش پر لیٹے ہوئے تھے کیونکہ بستر دستیاب نہیں تھے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ گزشتہ 72 گھنٹوں میں ایمرجنسی میں آنے والے مریضوں کی تعداد معمول سے تقریباً 40 فیصد زیادہ رہی۔

جناح میڈیکل کمپلیکس کے ایمرجنسی میڈیکل آفیسر ڈاکٹر فرحان یوسف زئی نے بتایا کہ ہسپتال کی ایمرجنسی میں 120 بستروں کی گنجائش ہے، لیکن جمعرات کی رات 310 مریض وہاں موجود تھے۔ ان کے مطابق ان میں سے بیشتر کو سانس کی تکلیف، شدید بخار اور ٹریفک حادثات کے زخمی تھے۔ ’’ہمارے پاس نہ کافی وینٹی لیٹرز ہیں اور نہ ہی اتنا عملہ کہ ہر مریض کو بروقت توجہ دے سکیں۔ ہم دستیاب وسائل میں رات دن کام کر رہے ہیں۔‘‘

سول اسپتال کے ترجمان کے مطابق ہسپتال کو روزانہ اوسطاً 1500 مریض موصول ہوتے ہیں، جبکہ ہفتے کی صبح یہ تعداد 2100 تک پہنچ گئی۔ ترجمان نے کہا کہ ایمرجنسی کے 18 ڈاکٹروں میں سے 7 چھٹی پر ہیں اور 4 کی تقرری کا عمل ابھی زیرِ التوا ہے۔ ’’ہم نے متعلقہ حکام کو تحریری طور پر آگاہ کر دیا ہے، مگر اب تک کوئی جواب نہیں آیا۔‘‘

چلڈرن ہسپتال کی ایمرجنسی میں اپنے بیٹے کے ساتھ موجود ایک والد نے بتایا کہ اس کا بیٹا رات 2 بجے سے آکسیجن ماسک پر تھا۔ ’’ہمیں کہا گیا کہ بستر خالی ہونے کا انتظار کریں، لیکن کوئی نہیں بتا رہا کہ کتنا وقت لگے گا۔ ہم نے رشتہ داروں سے قرض لے کر نجی اسپتال کا خرچ اٹھانے کا سوچا تھا، مگر وہاں بھی جگہ نہیں ملی۔‘‘

ادویات کی قلت بھی ایک بڑا مسئلہ بن کر سامنے آئی ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق دمے کے انہیلرز، بلڈ پریشر کی دوائیں اور بچوں کے بخار کے شربت کئی دنوں سے دستیاب نہیں۔ ڈاکٹر فرحان یوسف زئی نے کہا کہ ’’ہم مریض کو نسخہ لکھ کر دیتے ہیں، مگر جب وہ باہر میڈیکل اسٹور پر جاتا ہے تو وہاں سے بھی خالی ہاتھ لوٹ آتا ہے۔ یہ ایک سنگین صورتحال ہے۔‘‘

ڈرگ انسپکٹر کے دفتر سے رابطہ کرنے پر بتایا گیا کہ ضلع میں 312 رجسٹرڈ میڈیکل اسٹورز ہیں، جن میں سے 247 کا حالیہ معائنہ 2019 میں ہوا تھا۔ ڈرگ انسپکٹر کے مطابق ٹیمیں جلد ہی ان علاقوں کا دورہ کریں گی جہاں سے ادویات کی قلت کی شکایات سامنے آئی ہیں۔

ہسپتال کی ایمرجنسی میں کام کرنے والی نرسوں نے بھی شکایت کی کہ انہیں 36 گھنٹے کی مسلسل ڈیوٹی دینی پڑ رہی ہے۔ ایک نرس نے کہا کہ ’’ہم تھک کر گر رہے ہیں، ہمیں بھی آرام کی ضرورت ہے۔‘‘ ہسپتال انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ عارضی بنیادوں پر 25 نرسوں کی بھرتی کی جائے گی، تاہم یونین کا کہنا ہے کہ یہ اقدام ناکافی ہے۔

ہسپتال میں مفت ادویات کی فراہمی کا نیا نظام شروع

مفت علاج کے لیے مریض کو صرف شناختی کارڈ دکھانا ہوگا

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ہسپتال میں مفت ادویات کی فراہمی کا نیا نظام شروع

مفت علاج کے لیے مریض کو صرف شناختی کارڈ دکھانا ہوگا

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ہسپتال انتظامیہ نے ادویات کی فراہمی کے لیے ایک نیا نظام متعارف کرایا ہے جس کے تحت مریض کو کسی پرچی یا رجسٹریشن کارڈ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ صرف قومی شناختی کارڈ دکھا کر وہ ایمرجنسی، او پی ڈی اور وارڈز میں تعینات عملے سے دوا حاصل کر سکے گا۔ نظام کا آغاز پیر کے روز ہوا۔ پہلے ہی دن 1,240 مریضوں نے اس سہولت سے فائدہ اٹھایا۔

ایم ایس ڈاکٹر نسرین جبیں نے بتایا کہ پرانے طریقے میں مریض کو پرچی بنوانے، رجسٹر میں اندراج کرانے اور پھر دوا کے کاؤنٹر پر لمبی قطار میں کھڑے ہونے میں اوسطاً 47 منٹ لگتے تھے۔ نئے نظام میں یہ وقت کم ہو کر 6 منٹ رہ گیا ہے۔ ’’ہمارا مقصد یہ تھا کہ بیمار شخص کو کم سے کم تکلیف ہو، اور الحمدللہ پہلے ہی دن اس میں کافی بہتری دیکھی گئی۔‘‘

ڈاکٹر نسرین جبیں کے مطابق ہسپتال کے کمپیوٹرائزڈ نظام سے ہر مریض کی ادویات کا ریکارڈ خود بخود محفوظ ہو جائے گا، جس سے ڈاکٹروں کو یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ کون سی دوا کتنی مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔ ’’اس سے ہم نہ صرف مریض کا علاج بہتر انداز میں کر سکیں گے بلکہ ادویات کے ضیاع اور غلط استعمال کو بھی روک سکیں گے۔‘‘

ہسپتال کے فارمیسی انچارج محمد یونس کھوسو نے بتایا کہ نظام کے آغاز سے قبل 3 ہفتوں تک عملے کی تربیت کی گئی۔ ان کے مطابق ابتدائی دنوں میں کچھ مشکلات سامنے آئیں، جیسے کئی بزرگ مریض اپنے شناختی کارڈ ساتھ لانا بھول گئے، مگر اب ایسے مریضوں کے لیے عارضی اندراج کی سہولت بھی موجود ہے۔ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ کسی کو واپس نہ بھیجنا پڑے، اور اب تک ہم اس ہدف پر پورا اتر رہے ہیں۔‘‘

ہسپتال کے ایک مریض حاجی عبدالرحمٰن نے نئے نظام کو خوش آئند قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مریض ہیں اور ہر ماہ دوا لینے آتے ہیں۔ ’’پہلے ہم صبح 8 بجے آ کر بیٹھ جاتے تھے، اب 20 منٹ میں کام ہو جاتا ہے۔ یہ واقعی بڑی سہولت ہے۔‘‘

انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ نظام کے کامیاب نفاذ کے بعد اسے ضلع ہیڈکوارٹر ہسپتال اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں بھی مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے 139 عملہ کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ ڈاکٹر نسرین جبیں نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف ہے کہ 2026 کے 12 ماہ میں کوئی مریض دوا کے بغیر واپس نہ جائے۔‘‘ اس مقصد کے لیے ادویات کی خریداری کے طریقہ کار کو بھی شفاف بنایا جا رہا ہے۔

ضلع کونسل کی لائبریری 14 برس بعد دوبارہ کھل گئی

ساڑھے تین ہزار کتابوں پر مشتمل ذخیرہ شائقین کے لیے دستیاب

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ضلع کونسل کی لائبریری 14 برس بعد دوبارہ کھل گئی

ساڑھے تین ہزار کتابوں پر مشتمل ذخیرہ شائقین کے لیے دستیاب

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ضلع کونسل کی لائبریری 14 برس بند رہنے کے بعد جمعرات کے روز شائقین کے لیے دوبارہ کھول دی گئی۔ لائبریری میں اس وقت 3 ہزار 512 کتابیں موجود ہیں جن میں اردو، انگریزی اور علاقائی زبانوں کے ادب، تاریخ، زراعت اور بچوں کی کہانیوں پر مشتمل مواد شامل ہے۔ افتتاح ضلع کونسل کے چیئرمین حاجی نذیر احمد لغاری نے کیا۔ تقریب میں اساتذہ، طلبہ، ادیبوں اور مقامی صحافیوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔

لائبریری کی عمارت 1962 میں تعمیر کی گئی تھی۔ 2011 کے سیلاب کے دوران اس کی چھت کا بڑا حصہ گر گیا تھا، جس کے بعد یہ بند کر دی گئی۔ عمارت کی مکمل تزئین و آرائش پر 1 کروڑ 15 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ چیف آفیسر ضلع کونسل مسز رخسانہ بتول نے بتایا کہ پرانی کتابوں کو دیمک سے بچانے کے لیے خصوصی کیمیکل سے صاف کیا گیا اور ہر کتاب پر بارکوڈ لگا کر اس کا اندراج کمپیوٹر میں کیا گیا ہے۔

لائبریرین محمد شفیق بھٹی نے بتایا کہ رکنیت کی سالانہ فیس 200 روپے رکھی گئی ہے، جبکہ طلبہ کو مفت رکنیت دی جائے گی۔ ایک وقت میں 4 کتابیں جاری کی جا سکیں گی اور واپسی کی مدت 15 دن ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ لوگ صرف امتحان کے دنوں میں نہیں بلکہ سارا سال یہاں آئیں، اس لیے ہر ماہ نئی کتابیں خریدی جائیں گی۔‘‘

چیئرمین حاجی نذیر احمد لغاری نے اعلان کیا کہ لائبریری کے لیے 2 لاکھ روپے کا سالانہ بجٹ مختص کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ’’کتاب سے رشتہ ٹوٹ جائے تو قومیں اپنی سمت کھو بیٹھتی ہیں، ہم نہیں چاہتے کہ نئی نسل موبائل تک محدود ہو کر رہ جائے۔‘‘ انہوں نے اعلان کیا کہ ضلع کونسل کے ہر یونین کونسل ہیڈکوارٹر پر چھوٹی شاخیں بھی قائم کی جائیں گی۔

ڈپٹی کمشنر مسز شہلا قریشی نے لائبریری کے لیے 50 نشستوں پر مشتمل مطالعہ ہال اور خواتین کے لیے علیحدہ گوشہ بنانے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر عمر کے قاری کو یہاں کچھ نہ کچھ ملے، بچوں کے لیے کہانیوں کی کتابیں اور بڑوں کے لیے تحقیقی مواد دونوں موجود ہیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ لائبریری کے قیام سے نوجوانوں میں مطالعے کا رجحان بڑھے گا۔

پہلے ہی دن 312 افراد نے رکنیت کے فارم جمع کرائے، جن میں 187 طلبہ اور 41 خواتین شامل ہیں۔ لائبریرین محمد شفیق بھٹی نے بتایا کہ رکنیت کے فارم 0300-7741208 پر واٹس ایپ کے ذریعے بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر عمر کے قاری کو یہاں کچھ نہ کچھ ملے، بچوں کے لیے کہانیوں کی کتابیں اور بڑوں کے لیے تحقیقی مواد دونوں موجود ہیں۔‘‘

ہسپتال میں مفت ادویات کی فراہمی کا نیا نظام شروع

مریض کو صرف شناختی کارڈ دکھانا ہوگا، پرچی کی ضرورت نہیں

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ہسپتال میں مفت ادویات کی فراہمی کا نیا نظام شروع

مریض کو صرف شناختی کارڈ دکھانا ہوگا، پرچی کی ضرورت نہیں

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ہسپتال انتظامیہ نے ادویات کی فراہمی کے لیے ایک نیا نظام متعارف کرایا ہے جس کے تحت مریض کو کسی پرچی یا رجسٹریشن کارڈ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ صرف قومی شناختی کارڈ دکھا کر وہ ایمرجنسی، او پی ڈی اور وارڈز میں تعینات عملے سے دوا حاصل کر سکے گا۔ نظام کا آغاز پیر کے روز ہوا۔ پہلے ہی دن 1,240 مریضوں نے اس سہولت سے فائدہ اٹھایا۔

ایم ایس ڈاکٹر نسرین جبیں نے بتایا کہ پرانے طریقے میں مریض کو پرچی بنوانے، رجسٹر میں اندراج کرانے اور پھر دوا کے کاؤنٹر پر لمبی قطار میں کھڑے ہونے میں اوسطاً 47 منٹ لگتے تھے۔ نئے نظام میں یہ وقت کم ہو کر 6 منٹ رہ گیا ہے۔ ’’ہمارا مقصد یہ تھا کہ بیمار شخص کو کم سے کم تکلیف ہو، اور الحمدللہ پہلے ہی دن اس میں کافی بہتری دیکھی گئی۔‘‘

ڈاکٹر نسرین جبیں کے مطابق ہسپتال کے کمپیوٹرائزڈ نظام سے ہر مریض کی ادویات کا ریکارڈ خود بخود محفوظ ہو جائے گا، جس سے ڈاکٹروں کو یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ کون سی دوا کتنی مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔ ’’اس سے ہم نہ صرف مریض کا علاج بہتر انداز میں کر سکیں گے بلکہ ادویات کے ضیاع اور غلط استعمال کو بھی روک سکیں گے۔‘‘

ہسپتال کے فارمیسی انچارج محمد یونس کھوسو نے بتایا کہ نظام کے آغاز سے قبل 3 ہفتوں تک عملے کی تربیت کی گئی۔ ان کے مطابق ابتدائی دنوں میں کچھ مشکلات سامنے آئیں، جیسے کئی بزرگ مریض اپنے شناختی کارڈ ساتھ لانا بھول گئے، مگر اب ایسے مریضوں کے لیے عارضی اندراج کی سہولت بھی موجود ہے۔ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ کسی کو واپس نہ بھیجنا پڑے، اور اب تک ہم اس ہدف پر پورا اتر رہے ہیں۔‘‘

ہسپتال کے ایک مریض حاجی عبدالرحمٰن نے نئے نظام کو خوش آئند قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مریض ہیں اور ہر ماہ دوا لینے آتے ہیں۔ ’’پہلے ہم صبح 8 بجے آ کر بیٹھ جاتے تھے، اب 20 منٹ میں کام ہو جاتا ہے۔ یہ واقعی بڑی سہولت ہے۔‘‘

انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ نظام کے کامیاب نفاذ کے بعد اسے ضلع ہیڈکوارٹر ہسپتال اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں بھی مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے 139 عملہ کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ ڈاکٹر نسرین جبیں نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف ہے کہ 2026 کے 12 ماہ میں کوئی مریض دوا کے بغیر واپس نہ جائے۔‘‘ اس مقصد کے لیے ادویات کی خریداری کے طریقہ کار کو بھی شفاف بنایا جا رہا ہے۔

ضلع کونسل کی لائبریری 14 برس بعد دوبارہ کھل گئی

ساڑھے تین ہزار کتابوں پر مشتمل ذخیرہ شائقین کے لیے دستیاب

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ضلع کونسل کی لائبریری 14 برس بعد دوبارہ کھل گئی

ساڑھے تین ہزار کتابوں پر مشتمل ذخیرہ شائقین کے لیے دستیاب

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ضلع کونسل کی لائبریری 14 برس بند رہنے کے بعد جمعرات کے روز شائقین کے لیے دوبارہ کھول دی گئی۔ لائبریری میں اس وقت 3 ہزار 512 کتابیں موجود ہیں جن میں اردو، انگریزی اور علاقائی زبانوں کے ادب، تاریخ، زراعت اور بچوں کی کہانیوں پر مشتمل مواد شامل ہے۔ افتتاح ضلع کونسل کے چیئرمین حاجی نذیر احمد لغاری نے کیا۔ تقریب میں اساتذہ، طلبہ، ادیبوں اور مقامی صحافیوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔

لائبریری کی عمارت 1962 میں تعمیر کی گئی تھی۔ 2011 کے سیلاب کے دوران اس کی چھت کا بڑا حصہ گر گیا تھا، جس کے بعد یہ بند کر دی گئی۔ عمارت کی مکمل تزئین و آرائش پر 1 کروڑ 15 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ چیف آفیسر ضلع کونسل مسز رخسانہ بتول نے بتایا کہ پرانی کتابوں کو دیمک سے بچانے کے لیے خصوصی کیمیکل سے صاف کیا گیا اور ہر کتاب پر بارکوڈ لگا کر اس کا اندراج کمپیوٹر میں کیا گیا ہے۔

لائبریرین محمد شفیق بھٹی نے بتایا کہ رکنیت کی سالانہ فیس 200 روپے رکھی گئی ہے، جبکہ طلبہ کو مفت رکنیت دی جائے گی۔ ایک وقت میں 4 کتابیں جاری کی جا سکیں گی اور واپسی کی مدت 15 دن ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ لوگ صرف امتحان کے دنوں میں نہیں بلکہ سارا سال یہاں آئیں، اس لیے ہر ماہ نئی کتابیں خریدی جائیں گی۔‘‘ انہوں نے اعلان کیا کہ ضلع کونسل کے ہر یونین کونسل ہیڈکوارٹر پر چھوٹی شاخیں بھی قائم کی جائیں گی۔

ڈپٹی کمشنر مسز شہلا قریشی نے لائبریری کے لیے 50 نشستوں پر مشتمل مطالعہ ہال اور خواتین کے لیے علیحدہ گوشہ بنانے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر عمر کے قاری کو یہاں کچھ نہ کچھ ملے، بچوں کے لیے کہانیوں کی کتابیں اور بڑوں کے لیے تحقیقی مواد دونوں موجود ہیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ لائبریری کے قیام سے نوجوانوں میں مطالعے کا رجحان بڑھے گا۔

پہلے ہی دن 312 افراد نے رکنیت کے فارم جمع کرائے، جن میں 187 طلبہ اور 41 خواتین شامل ہیں۔ لائبریرین محمد شفیق بھٹی نے بتایا کہ رکنیت کے فارم 0300-7741208 پر واٹس ایپ کے ذریعے بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر عمر کے قاری کو یہاں کچھ نہ کچھ ملے، بچوں کے لیے کہانیوں کی کتابیں اور بڑوں کے لیے تحقیقی مواد دونوں موجود ہیں۔‘‘

ہسپتال میں مفت ادویات کی فراہمی کا نیا نظام شروع

مریض کو صرف شناختی کارڈ دکھانا ہوگا، پرچی کی ضرورت نہیں

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ہسپتال میں مفت ادویات کی فراہمی کا نیا نظام شروع

مریض کو صرف شناختی کارڈ دکھانا ہوگا، پرچی کی ضرورت نہیں

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ہسپتال انتظامیہ نے ادویات کی فراہمی کے لیے ایک نیا نظام متعارف کرایا ہے جس کے تحت مریض کو کسی پرچی یا رجسٹریشن کارڈ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ صرف قومی شناختی کارڈ دکھا کر وہ ایمرجنسی، او پی ڈی اور وارڈز میں تعینات عملے سے دوا حاصل کر سکے گا۔ نظام کا آغاز پیر کے روز ہوا۔ پہلے ہی دن 1,240 مریضوں نے اس سہولت سے فائدہ اٹھایا۔

ایم ایس ڈاکٹر نسرین جبیں نے بتایا کہ پرانے طریقے میں مریض کو پرچی بنوانے، رجسٹر میں اندراج کرانے اور پھر دوا کے کاؤنٹر پر لمبی قطار میں کھڑے ہونے میں اوسطاً 47 منٹ لگتے تھے۔ نئے نظام میں یہ وقت کم ہو کر 6 منٹ رہ گیا ہے۔ ’’ہمارا مقصد یہ تھا کہ بیمار شخص کو کم سے کم تکلیف ہو، اور الحمدللہ پہلے ہی دن اس میں کافی بہتری دیکھی گئی۔‘‘

ڈاکٹر نسرین جبیں کے مطابق ہسپتال کے کمپیوٹرائزڈ نظام سے ہر مریض کی ادویات کا ریکارڈ خود بخود محفوظ ہو جائے گا، جس سے ڈاکٹروں کو یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ کون سی دوا کتنی مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔ ’’اس سے ہم نہ صرف مریض کا علاج بہتر انداز میں کر سکیں گے بلکہ ادویات کے ضیاع اور غلط استعمال کو بھی روک سکیں گے۔‘‘

ہسپتال کے فارمیسی انچارج محمد یونس کھوسو نے بتایا کہ نظام کے آغاز سے قبل 3 ہفتوں تک عملے کی تربیت کی گئی۔ ان کے مطابق ابتدائی دنوں میں کچھ مشکلات سامنے آئیں، جیسے کئی بزرگ مریض اپنے شناختی کارڈ ساتھ لانا بھول گئے، مگر اب ایسے مریضوں کے لیے عارضی اندراج کی سہولت بھی موجود ہے۔ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ کسی کو واپس نہ بھیجنا پڑے، اور اب تک ہم اس ہدف پر پورا اتر رہے ہیں۔‘‘

ہسپتال کے ایک مریض حاجی عبدالرحمٰن نے نئے نظام کو خوش آئند قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مریض ہیں اور ہر ماہ دوا لینے آتے ہیں۔ ’’پہلے ہم صبح 8 بجے آ کر بیٹھ جاتے تھے، اب 20 منٹ میں کام ہو جاتا ہے۔ یہ واقعی بڑی سہولت ہے۔‘‘

انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ نظام کے کامیاب نفاذ کے بعد اسے ضلع ہیڈکوارٹر ہسپتال اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں بھی مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے 139 عملہ کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ ڈاکٹر نسرین جبیں نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف ہے کہ 2026 کے 12 ماہ میں کوئی مریض دوا کے بغیر واپس نہ جائے۔‘‘ اس مقصد کے لیے ادویات کی خریداری کے طریقہ کار کو بھی شفاف بنایا جا رہا ہے۔

ہسپتال میں مفت ادویات کی فراہمی کا نیا نظام شروع

مریض کو صرف شناختی کارڈ دکھانا ہوگا، پرچی کی ضرورت نہیں

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ہسپتال میں مفت ادویات کی فراہمی کا نیا نظام شروع

مریض کو صرف شناختی کارڈ دکھانا ہوگا، پرچی کی ضرورت نہیں

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

ہسپتال انتظامیہ نے ادویات کی فراہمی کے لیے ایک نیا نظام متعارف کرایا ہے جس کے تحت مریض کو کسی پرچی یا رجسٹریشن کارڈ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ صرف قومی شناختی کارڈ دکھا کر وہ ایمرجنسی، او پی ڈی اور وارڈز میں تعینات عملے سے دوا حاصل کر سکے گا۔ نظام کا آغاز پیر کے روز ہوا۔ پہلے ہی دن 1,240 مریضوں نے اس سہولت سے فائدہ اٹھایا۔

ایم ایس ڈاکٹر نسرین جبیں نے بتایا کہ پرانے طریقے میں مریض کو پرچی بنوانے، رجسٹر میں اندراج کرانے اور پھر دوا کے کاؤنٹر پر لمبی قطار میں کھڑے ہونے میں اوسطاً 47 منٹ لگتے تھے۔ نئے نظام میں یہ وقت کم ہو کر 6 منٹ رہ گیا ہے۔ ’’ہمارا مقصد یہ تھا کہ بیمار شخص کو کم سے کم تکلیف ہو، اور الحمدللہ پہلے ہی دن اس میں کافی بہتری دیکھی گئی۔‘‘

ڈاکٹر نسرین جبیں کے مطابق ہسپتال کے کمپیوٹرائزڈ نظام سے ہر مریض کی ادویات کا ریکارڈ خود بخود محفوظ ہو جائے گا، جس سے ڈاکٹروں کو یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ کون سی دوا کتنی مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔ ’’اس سے ہم نہ صرف مریض کا علاج بہتر انداز میں کر سکیں گے بلکہ ادویات کے ضیاع اور غلط استعمال کو بھی روک سکیں گے۔‘‘

ہسپتال کے فارمیسی انچارج محمد یونس کھوسو نے بتایا کہ نظام کے آغاز سے قبل 3 ہفتوں تک عملے کی تربیت کی گئی۔ ان کے مطابق ابتدائی دنوں میں کچھ مشکلات سامنے آئیں، جیسے کئی بزرگ مریض اپنے شناختی کارڈ ساتھ لانا بھول گئے، مگر اب ایسے مریضوں کے لیے عارضی اندراج کی سہولت بھی موجود ہے۔ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ کسی کو واپس نہ بھیجنا پڑے، اور اب تک ہم اس ہدف پر پورا اتر رہے ہیں۔‘‘

ہسپتال کے ایک مریض حاجی عبدالرحمٰن نے نئے نظام کو خوش آئند قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مریض ہیں اور ہر ماہ دوا لینے آتے ہیں۔ ’’پہلے ہم صبح 8 بجے آ کر بیٹھ جاتے تھے، اب 20 منٹ میں کام ہو جاتا ہے۔ یہ واقعی بڑی سہولت ہے۔‘‘

انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ نظام کے کامیاب نفاذ کے بعد اسے ضلع ہیڈکوارٹر ہسپتال اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں بھی مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے 139 عملہ کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ ڈاکٹر نسرین جبیں نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف ہے کہ 2026 کے 12 ماہ میں کوئی مریض دوا کے بغیر واپس نہ جائے۔‘‘ اس مقصد کے لیے ادویات کی خریداری کے طریقہ کار کو بھی شفاف بنایا جا رہا ہے۔